مشاہدات۔919

ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

بہتان طرازی اور الزام تراشی۔ایک گناہِ کبیرہ

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَیَّنُوا (الحجرات:7)

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہی رہِ درگاہِ باری
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

سامعینِ کرام! مجھے آج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے اخلاقِ سیّئہ میں سے بنیادی بُرائی بہتان طرازی اور الزام تراشی اور اِس کے مضرّات پر گفتگو کرنی ہے۔

دینِ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام ادیان سے اعلیٰ و افضل اور بالا و برتر ہے۔ اس پاک دین کے ماننے والوں پر ایک ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ وہ اس دین کی تعلیمات کو اپنے حسنِ عمل اور پاکیزہ اخلاق سے بھی ثابت کریں کیونکہ اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات، روحانی و جسمانی اور نفاست و نظافت کے لحاظ سے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اِن کو اپنا شعار بنائے تا کہ اخلاقی گراوٹوں اور گناہوں سے پاک ایک پُر امن اسلامی معاشرے کا قیام ہو سکے۔

روحانی و معاشرتی پاکیزگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے جن گناہ کبیرہ سے منع فرمایا ہے۔ اُن میں سے ایک بڑا گناہ بہتان طرازی اور الزام تراشی ہے۔ دورِ حاضر میں سوشل میڈیا کے ذریعہ جہاں روابط میں آسانی اور تعلقات عامہ کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے وہاں الزام تراشی اور بہتان بافی کی وبا بھی معاشرہ میں عام ہو چکی ہے۔ فضول بات کو تحقیق اور چھان بین کے بغیر اس قدر پھیلا دیا جاتا ہے کہ ہر کس و ناکس اس پر تبصرہ کر رہا ہوتا ہے خواہ اس کی بنیاد کوئی نہ بھی ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو قرآن کریم میں جہاں سورۃ المومنون کے آغاز میں لغو سے اعراض کا حکم دیا ہے وہاں سورۃ الحجرات میں بڑا واضح حکم دیا گیا ہے جس کی تلاوت مَیں تقریر کے آغاز پر کر آیا ہوں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کر لیا کرو۔

اس آیت کریمہ میں ہر سنی سنائی بات پر بغیر تصدیق و تحقیق مان لینے اور اس کو اہمیت دے کر پھیلانے سے منع فرمایا گیا ہے اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے اگلے حصہ میں بیان فرمادیا ہے کہ أَنْ تُصِیبُوا قَوْمًا بِجَھَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِینَ کہ ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کے جھوٹا اور گنہگار ہونے کی ایک کافی نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو آگے نشر کرتا پھرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

(صحیح مسلم بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)

یعنی کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ دوسری روایت میں ہے:

كَفٰی بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

(سنن ابوداؤد کتاب الادب)

یعنی کسی شخص کے گناہگار ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

شارح صحیح مسلم علامہ نوویؒ بیان فرماتے ہیں کہ معمول میں انسان سچی (صحیح) اور جھوٹی (غلط) دونوں قسم کی باتیں سنتا ہے تو جب وہ ہر ایسی سنی سنائی بات کو بیان کرے جن کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔

(شرح النووی علی مسلم جزء 1 صفحہ 75)

سامعین! بہتان بازی یا افتراء پردازی ایسا نازک مسئلہ ہے کہ بعض اوقات انسان کو اس کا ادراک ہی نہیں ہوتا کہ وہ اس گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے اور اپنی دانست میں وہ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے متعلق کی گئی بات کو اظہار حقیقت امر سمجھتے ہوئے کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فرق بھی بڑی صراحت سے بیان فرمادیا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہؓ سے دریافت فرمایا:

کہ تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہوتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کہ تمہارا اپنے بھائی کا اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تونے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تونے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة والآداب بَابُ تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”غیبت کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو وہ غیبت میں داخل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر جھوٹی بات کی جائے تو وہ غیبت ہوتی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ غیبت کا اطلاق ہمیشہ ایسی سچی بات پر ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے اس کی غیر موجودگی میں بیان کی جائے اگر جھوٹی بات بیان کی جائے گی تو وہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہوگا۔“

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 579)

بہتان ”بھت“ سے ہے جس کے معنی ہیں کہ کسی کے بارہ میں ایسی بات کہی جائے جو اُس نے کی ہی نہ ہو۔ بہتان سے مراد افتراء بھی ہے۔

(لسان العرب جزء 2 صفحہ 12)

امام راغب اپنی مفردات میں اس کے معنے یوں لکھتے ہیں:

”بھت“ کے معنی ہیں حیران و ششدر ہو کر مبہوت ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: هٰذا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ (النور: 17) یعنی ایسا جھوٹ جسے سننے والا حیرت زدہ اور حیران و ششدر ہو کر مبہوت ہو جائے۔

(مفردات امام راغب جزء 1 صفحہ 148)

قرآن کریم میں ”بُهْتَانٌ“ کا لفظ بطور اسم چھ دفعہ استعمال ہوا ہے۔ سورۃ النساء میں تین دفعہ جس میں سے ایک دفعہ آیت 157 میں حضرت مریمؑ پر بہتان کا ذکر ہے، سورۃ النور میں آیت 17 میں واقعہ افک کے موقع پر اور سورۃ الاحزاب آیت 59 میں مومنین اور مومنات کو ایذاء دینے کے ضمن میں اور پھر سورۃ الممتحنۃ کی آیت 13 میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنات کی بیعت لیتے وقت کسی پر جھوٹا الزام نہ لگانے پر بھی بیعت لینے کا حکم ہے۔

سامعین! کسی بے گناہ پر بہتان باندھنا اشاعتِ فحشاء کے زُمرہ میں ہی آتا ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النور: 20)

کہ یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے بے حیائی پھیل جائے اُن کے لئے دردناک عذاب ہو گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

اور اشاعت فحشاء کا حکم کون دیتا ہے؟ شیطان۔ اور شیطان کے قدموں پر چلنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا:

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۔ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرۃ: 169-170)

کہ شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ یقیناً وہ تمہیں محض برائی اور بے حیائی کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے خلاف ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتان باندھنے کو کبائر گناہ میں شامل کرتے ہوئے فرمایا:

پانچ اعمال ایسے ہیں جن کا (سچی توبہ کے علاوہ) کوئی کفّارہ نہیں: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی کو ناحق قتل کرنا، کسی مومن پر بہتان لگانا، دوران جہاد پیٹھ پھیر کر فرار ہونا، جھوٹی قسم سے کسی کا مال ناحق ہڑپ کرنا۔

(مسند أحمد جزء 14 صفحہ 351)

اسی طرح محصنات مومنات پر الزام لگانے کو سبع موبقات میں سے شمار کیا ہے یعنی ہلاک کر دینے والی باتوں میں سے۔

(بخاری کتاب الحدود باب رمی المحصنات)

پھر آپؐ نے فضول باتیں کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کا زندہ گاڑنا اور خود تو نہ دینا لیکن دوسروں سے مانگنا؛ ان سب باتوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے۔ اسی طرح فضول باتیں کرنے اور بہت سوال کرنے اور مال برباد کرنے کو تمہارے لیے ناپسند کیا ہے۔

(بخاری کتاب المساقاۃ بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ)

اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ بے گناہ پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔

(نوادر الاصول فی احادیث الرسول للحکیم الترمذی جزء 1 صفحہ 193)

سامعین! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے بہتان باندھنے اور الزام تراشی سے سختی سے منع کیا ہے کیونکہ یہ ایک شخص کی عزت و وقار پر حملہ ہوتا ہے اور اسلام اس بات کی قطعی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کی جان و مال اور عزت پر وار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ

(مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب)

یعنی ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اِسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تاکیدی نصائح فرمائیں۔ اس میں بھی سرفہرست یہ تھی کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح سے تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے کہ یہ دن، یہ شہر (مکہ) اور یہ ماہ (ذوالحجہ) حرمت والا ہے۔

(بخاری کتاب الحج)

اللہ تعالیٰ نے بہتان باندھنے یا الزام تراشی کرنے والوں کے بارہ میں تین احکامات نازل فرمائے جو یہ ہیں:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (النور: 5-6)

کہ وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تو انہیں (1) اَسّی کوڑے لگاؤ اور (2) آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور (3) یہی لوگ ہیں جو بدکردار ہیں۔ مگر وہ لوگ جنھوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی تو تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح سے تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے کہ یہ دن، یہ شہر (مکہ) اور یہ ماہ (ذوالحجہ) حرمت والا ہے۔ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

دنیاوی سزا کے علاوہ اُخروی زندگی میں بھی ان بہتان باندھنے والوں کا انجام اچھا نہ ہوگا اور ان کے لیے اللہ کا عذاب عظیم مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ

(النور:12)

یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے اس (معاملہ) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو اُس نے گناہ کمایا جبکہ ان میں سے وہ جو اس کے بیشتر کا ذمہ دار ہے اس کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے بارہ میں فرمایا:

جس نے اللہ کے حدود میں سے کسی حد کو روکنے کی سفارش کی تو گویا اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو جانتے ہوئے کسی باطل امر کے لئے جھگڑے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس جھگڑے سے دستبردار ہو جائے اور جس نے کسی مؤمن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ اس کا ٹھکانہ جہنمیوں میں بنا ئے گا یہاں تک کہ اپنی کہی ہوئی بات سے توبہ کرلے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الاقضیۃ بَابٌ فِيمَنْ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْلَمَ أَمْرَهَا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: معراج میں مَیں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ مَیں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو پر حملہ کرتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

حقیقی مفلس

سامعین! حضرت ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے حقیقی مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور اُس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کے ساتھ اس نے یہ سلوک کیا ہوگا۔ اگر اس کی نیکیاں اس کا حساب برابر ہونے سے قبل ختم ہوگئیں تو ان لوگوں کے جو گناہ ہیں اس ظلم کرنے کی وجہ سے اس کے سر پہ ڈال دئے جائیں گے اور پھر اس کو آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم)

سامعین! قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ الزام تراشی اور بہتان باندھنا منافقین کا شیوہ ہے جس میں ان کے ناپاک عزائم پنہاں ہوتے ہیں۔ واقعہ افک اس کی بدیہی مثال ہے۔ لیکن ایک ماہ کی اذیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کے ذریعہ بانئ اسلام اور مسلمانوں کی اس پریشانی کا خاتمہ فرمایا اور منافقین کے اس فتنہ کی سرکوبی کی اور ان کے اصل چہرے سامنے آئے۔ مگر ساتھ یہ بات بھی کھل گئی کہ اِس طرح کے منافقین صفت لوگ ہر دور اور ہر زمانے میں پائے جاتے رہیں گے۔

منافقین کی طرف سے باندھے گئے بہتان کی اشاعت کرنا بھی بڑا سنگین گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ (النور:16)

کہ جب تم اُس (جھوٹ) کو اپنی زبانوں پر لیتے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی تھی۔

اس لیے بہتان اور الزام تراشیوں کی اشاعت سے مجتنب ہی رہنا چاہیے اگر کوئی ایسی بات کرتا ہے تو اسے اپنی زبانوں پر لے کر اپنی مونہوں سے بیان کرکے اس گناہِ عظیم میں پڑنے کیا ضرورت ہے۔

ایسے نازک مواقع پر مومنین اور مومنات کا شیوہ اور طرۂ امتیاز کیا ہونا چاہیے۔ اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی واضح رہنمائی فرمائی ہے کہ حسن ظنی کی جائے۔ چنانچہ فرمایا:

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا (النور: 13)

کہ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اُسے سنا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے متعلق حُسنِ ظن کرتے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنین کو دوسرا طرز عمل یہ سکھلایا:

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ (النور: 17)

یعنی ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سُنا تو تم کہہ دیتے ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اس معاملے میں زبان کھولیں۔ پاک ہے تُو (اے اللہ!) یہ تو ایک بہت بڑا ابہتان ہے۔

سورۃ النور کی آیات بے شک خاص واقعہ کے بارہ میں ہیں لیکن اس میں موجود احکامات تا قیامت کے لیے بیان فرمودہ ہیں۔ اس آیت میں مسلمانوں کو یہ باور کروایا گیا ہے کہ جب کبھی بھی ایسا واقعہ درپیش ہو تو ان کا ردّ عمل یہ ہونا چاہیے کہ صاف کہہ دیں کہ ایسی کسی بات کو بلا کسی دلیل کے زبان سے نکالنا بھی ہمارے لیے جائز نہیں ہے اور یہ تو بہتان عظیم ہے۔ اس کی ایک حکمت یہ ہے کہ اسلام حسن ظنی کی تعلیم دیتا ہے اور بلا دلیل حسن ظنی کے نتیجہ میں دوہرا ثواب ملتا ہے۔

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم سورۃ النحل تا سورۃ یٰس صفحہ 359)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یہ تمام لغویات جن کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشان دہی فرمائی ہے یہ کیا ہیں؟ جیسا کہ ایک حدیث میں آیا کسی پر الزام تراشی کرنا، بغیر ثبوت کے کسی کو بلاوجہ بدنام کرنا، اس کے افسران تک اس کی غلط رپورٹ کرنا، عدالتوں میں بلاوجہ اپنی ذاتی انا کی وجہ سے کسی کو کھینچنا، گھریلو جھگڑوں میں میاں بیوی کے ایک دوسرے پر گندے اور غلیظ الزامات لگانا پھر سینما وغیرہ میں گندی فلمیں دیکھنا، تو یہ تمام لغویات ہیں... آجکل بعض ویب سائٹس ہیں جہاں جماعت کے خلاف یا جماعت کے کسی فرد کے خلاف گندے غلیظ پراپیگنڈے یا الزام لگانے کا سلسلہ شروع ہوا ہوا ہے۔ تو لگانے والے تو خیر اپنی دانست میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں، اپنی عقل کے مطابق کہ یہ مغلظات بک کے وہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچا رہے ہیں حالانکہ اُن کی اِن لغویات پر کسی کی بھی کوئی نظر نہیں ہوتی۔ جماعت کا شاید اعشاریہ ایک فیصد بھی طبقہ اس کو نہ دیکھتا ہو، اس کو شاید پتہ بھی نہ ہو۔ تو بہر حال یہ تمام لغویات ہیں اس لئے وہ جو ان گندے غلیظ الزاموں کے جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں، بعض نوجوانوں میں یہ جوش پیدا ہو جاتا ہے تو اس جوش کی وجہ سے وہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں ان کو بھی اس سے بچنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 20 اگست 2004ء)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

”ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو (یعنی جھوٹ بولنے والا) جعلساز اور ان کا ہم نشیں (ان میں بیٹھنے والا بھی) اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“

(کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعودؑ کا مندرجہ بالا حوالہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام بڑے بڑے گناہ کرنے والوں، لوگوں کے حق مارنے والوں، لوگوں پہ ظلم کرنے والوں، جھوٹ بولنے والوں، دھوکہ دینے والوں، لوگوں پر الزام تراشیاں کرنے والوں، بُری مجلس میں بیٹھنے والوں کو ایک ہی زمرے میں شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کا پھر مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان کے دعوے کے بعد ہم میں کہیں کوئی برائی تو نہیں۔ یا ہم ایسی برائیاں کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والوں میں

سے تو نہیں۔ ہماری مجالس پاکیزہ ہیں، ہمارے اعمال ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہیں، ہم اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 20 اگست 2004ء)

پس موجودہ حالات میں ہمیں خاص طور پر قال اللہ وقال الرسول اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے احمدیت اور ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیمتی رہنمائی پر سمعنا و اطعنا کہہ کر عمل پیرا ہونا چاہیے اور فضول باتوں سے احتراز برتتے ہوئے مومنین کا شیوہ اپناتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حصارِ امن میں متحد رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے لیے بہتری اور ترقیات کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

(یہ تقریر مکرم ابو فاضل بشارت کے ایک مضمون مطبوعہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن سے تیار کی گئی ہے)

* * *